

کلام الفتاویٰ

از جناب مولوی اکرم علی محمدی صاحب

قرآن مجید کی آیات کو روزمرہ کی بول چال میں رواج دینے کی تجویز، ایک عمدہ تجویز ہے جسے بعض احباب نے ترجمان القرآن میں پیش کیا ہے۔ اب اس چیز کا رواج مسلمانوں سے اٹھ گیا ہے۔ مگر ایک زمانہ میں جب کہ قرآن سے مسلمانوں کا شغف بہت بڑھا ہوا تھا قرآنی آیات اور قرآنی الفاظ کبتر زبانوں پر چڑھ گئے تھے۔ اور عام طور پر بول چال میں استعمال ہوتے تھے بعض بزرگوں کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ آیات قرآن ہی میں بول چال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن المبارک نے خود اپنا ایک مشاہدہ بیان کیا ہے جو ایک ضعیفہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ سفر حج سے واپسی پر ایک سن رسیدہ خانو سے میری ملاقات ہوئی میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا۔ **سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّكَ حَنِيمٍ** پھر حسب ذیل گفتگو ہوئی:-

ابن المبارک۔ آپ کس شغل میں ہیں؟

ضعیفہ۔ **وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ** (اعراف) یعنی جس کو اللہ نے بھٹکا

ہو اس کے لئے کوئی رہبر نہیں۔ (مطلب یہ تھا کہ میں راستہ بھول گئی ہوں)۔

ابن المبارک۔ آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

ضعیفہ۔ **بُنَيَّانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْتَلَّمَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ**

الْأَقْصَى (بنی اسرائیل) یعنی پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

لے گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس جانا چاہتی تھیں)۔

ابن المبارک۔ آپ یہاں کتنے روزے تمیم ہیں؟

ضعیفہ۔ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (مریم) یعنی مسلسل تین راتیں گزر گئی ہیں۔

ابن المبارک۔ میں آپ کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا؟

ضعیفہ۔ هُوَ يَطْعَمُنِي وَيَسْقِينِي۔ (شعرار) یعنی خدا ہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

ابن المبارک۔ اس جنگل میں وضو کیسے کرتی ہو گی؟

ضعیفہ۔ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ وَأَمَاءَ فَتَمَسُّوْا صَعِيدًا طَيِّبًا (مائدہ) یعنی حکم ہے کہ

اگر پانی نہ ملے تو مٹی سے تمیم کر لیا کرو۔

ابن المبارک۔ میرے پاس کھانا ہے۔ آپ نوش فرمائیں گی؟

ضعیفہ۔ ثُمَّ آتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔ (بقرہ) یعنی روزوں کو رات آنے تک پورا

کرو۔ (مطلب یہ تھا کہ میں روزے سے ہوں)۔

ابن المبارک۔ مگر یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں ہے۔

ضعیفہ۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ (بقرہ) مطلب یہ تھا کہ یہ

نفل روزہ ہے۔ رضا کارانہ رکھا گیا ہے۔

ابن المبارک۔ سفر میں تو اللہ نے افطار کی اجازت دی ہے۔ پھر آپ روزے کی تکلیف کیوں

اٹھاتی ہیں؟

ضعیفہ۔ وَإِنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (بقرہ) اگر تم مجھے

کام لو تو معلوم ہو جائے کہ روزہ رکھنا تمہارے لئے اچھا ہے۔

ابن المبارک۔ میں جس طرح بات کرتا ہوں اس طرح آپ کیوں نہیں کرتیں؟

ضعیفہ۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (ق) آدمی کی زبان سے

لفظ بھی نکلتا ہے اس کی نحر انی کے لئے ایک فرشتہ تیار بیٹھا ہے۔

ابن المبارک - آپ کس قبیلے سے ہیں؟

ضعیفہ - لَا تَقِفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ - إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّهُ أَوْدَاعٌ كَانَ عَنْهُ مَسْئُورًا (بنی اسرائیل) جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑنا، آنحضرت، دل سب سے سوال کیا جائیگا۔

ابن المبارک - معاف فرمائیے۔ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی کہ ایسا سوال کیا۔

ضعیفہ - لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ - يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ (یوسف) اب تم پر کچھ سزا نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

ابن المبارک - آپ چاہیں تو میں آپ کو اپنی اونٹنی پر بٹھا دوں تاکہ قافلہ سے جا ملیں۔

ضعیفہ - مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ - (بقرہ) تم جو نیکی بھی کرو گے اللہ اس کو جانتا چنانچہ وہ ضعیفہ سوار ہو گئیں اور یہ آیت تلاوت کی: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ - (زخرف)۔

ابن المبارک فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں لمبند آواز سے اشعار پڑھا کر اونٹ کو دوڑانے

لگا تو اس ضعیفہ نے مجھ کو توبیہ فرمائی قَاقِرُوا أَمَا تَيْسَّرُ مِنَ الْقُرْآنِ - (مزل) جہاں تک ہو سکے قرآن پڑھو۔

آخر ہم چلتے چلتے قافلے سے جا ملے میں نے پوچھا آپ کے رشتہ دار کون کون ہیں؟

ضعیفہ - الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا - (کہف) اس سے معلوم ہوا کہ

قافلے میں ان کا سامان اور ان کے بیٹے ہیں۔

ابن المبارک - آپ کے بیٹے کیا کام کرتے ہیں؟

ضعیفہ - وَعَلِمْتَ رَبَّ الْجِبْرِ هُمْ يَهْتَدُونَ رَعْلٍ مطلب یہ کہ قافلہ والوں کے

مہر ہیں۔

ابن المبارک۔ ان کے نام بتائیے۔

ضعیفہ - وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا - يَا حَيُّ

خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ -

حضرت ابن المبارکؒ سمجھ گئے کہ ان کے بیٹے ابراہیمؑ موسیٰ اور یحییٰؑ نامی ہیں۔ چنانچہ انہوں

نے قافلہ میں ان لوگوں کے نام لے کر پکارا اور وہ اپنی ماں کے گرد جمع ہو گئے۔ ماں نے بیٹوں کو خطا

فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِكَيْهِ هَذِهِ إِلَى

الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكى طَعَامًا

فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ - (کہتے) لے آئے۔

اس حکم کے مطابق ایک رکابستی میں گیا اور کھانا لے آیا۔ ابن المبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان

کہا کہ کھانا کھانے سے پہلے مجھ کو ان اعجوبہ روزگار ضعیفہ کے حالات بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری

ماں ہیں۔ چالیس برس ہو چکے ہیں کہ انہوں نے بجز آیات کلام اللہ کے اور کوئی لفظ زبان سے نہیں

نکالا ہے۔ جو کچھ گفتگو کرتی ہیں۔ قرآن ہی سے کرتی ہیں۔ یہ سن کر میں ششدر رہ گیا۔ اور یہ کہتا ہوا آنے

خیموں سے واپس ہوا کہ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ -

آج دنیا میں سینکڑوں ہزاروں علما اور حفاظ قرآن موجود ہیں۔ مگر کلام اللہ پر اتنے

عبور کی مثال شاید ہی کہیں مل سکے۔